سلام کے مسنون ومکمل کلمات!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

❶ :۔’’السلام علیکم‘‘ کی بجائے’’سلام‘‘ اور’’وعلیکم السلام‘‘ کی بجائے ’’والسلام‘‘ کہنا کیسا ہے؟

❷ :۔ ملاقات اور گفتگو کے آخر میں’’خدا حافظ‘‘ کہنا از روئے شرع ثابت ہے؟ اگر نہیں تو گفتگو اور ملاقات کے اختتام پر کیا کہنا مسنون ہے؟ مستفتی: عبداللہ

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

❶ :۔ واضح رہے کہ شریعتِ مطہرہ میں سلام کے مخصوص الفاظ ہیں، جن میں سب سے مختصر مسنون سلام’’السلام علیکم‘‘ یا’’سلام علیکم‘‘ ہے۔

اور اس میں سب سے زیادہ کامل واکمل سلام’’السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته‘‘ ہے۔

اور صرف’’سلام‘‘ یا’’تسلیم‘‘ سے سلام شمار تو ہوگا، لیکن وہ مسنون سلام نہیں ہوگا۔

اسی طرح سلام کے جواب میں مماثلت یا سلام کے الفاظ سے زیادہ الفاظ میں جواب دینا چاہیے، پس’’والسلام‘‘ سلام کے مختصر الفاظ سے بھی کم الفاظ پر مشتمل ہے، لہٰذا بہتر یہی ہے کہ کم از کم جواب میں’’وعلیکم السلام‘‘ کہا جائے، اگرچہ جواب صرف’’والسلام‘‘ کہنے سے مکمل ہو

جائے گا، لیکن سنتِ جواب سے محروم رہے گا۔

❷:۔ ملاقات اور گفتگو کے آخر میں ''خدا حافظ'' کہنا جائز ہے، بشرطیکہ اس کو سلامِ وداع یعنی رخصتی کے سلام کے قائم مقام نہ سمجھا جائے، کیونکہ اس کے معنی میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

البتہ رخصتی کے وقت سلامِ وداع سے پہلے مسنون ہے کہ ''اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ، وَاَمَانَتَکَ، وَاٰخِرَ عَمَلِکَ'' یا ''اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ، وَاَمَانَتَکَ، وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ'' کہا جائے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''ثم رأيت في الظهيرية ولفظ السلام في المواضع كلها: السلام عليكم أو سلام عليكم بالتنوين، وبدون هذين كما يقول الجهال لا يكون سلاما.''

(فتاویٰ شامی، فصل فی البیع، ص:۴۱۶، ج:۶، ط:سعید)

عمدۃ القاری میں ہے:

''وأقل السلام: السلام عليكم، فإن كان واحدا خاطب والأفضل الجمع لتناوله ملائكته، وأكمل منه زيادة، ورحمة الله وبركاته اقتداء بقوله عزوجل: رحمة الله وبركاته عليكم أهل البيت .(هود:۱۱)۔''

(عمدۃ القاری، باب بدء السلام، کتاب الاستیذان، ص:۳۵۸، ج:۲۲، ط: دار الکتب العلمیہ)

وفیہ ایضا:

''والأفضل الأكمل في الرد أن يقول: وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.''

(عمدۃ القاری باب بدء السلام، کتاب الاستیذان، ص:۳۵۸،۳۵۹، ج:۲۲، ط: دار الکتب العلمیہ)

وفیہ ایضا:

''معنى الآية إذا سلم عليكم المسلم فردوا عليه أفضل مما سلم أو ردوا عليه بمثل ماسلم به، فالزيادة مندوبة والمماثلة مفروضة.''

(عمدۃ القاری، باب السلام من اسماء اللہ تعالی، کتاب الاستیذان، ص:۳۶۴، ج:۲۲، ط: دار الکتب العلمیہ)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے:

''(دوم) (الفاظِ سلام) (مسنون) ''سلام'' یا ''السلام'' کا لفظ ''علیك'' یا ''علیکم'' کے ساتھ کہے۔ (جائز) صرف سلام یا تسلیم، اس لیے کہ یہ لفظ قرآن میں مذکور مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور، پس صرف سلام یا تسلیم پر اکتفاء کرنے والا

ثوابِ سنت سے محروم رہے گا۔‘‘ (فتاویٰ رحیمیہ، مسائلِ شتیٰ، ص:۴۸۲، ج:۱۰، ط: دارالاشاعت)

جامع الترمذی میں ہے:

’’عن ابن عمرؓ قال: کان النبي صلی الله علیه وسلم إذا ودع رجلا أخذه بیده، فلایدعها، حتی یکون الرجل هو یدع ید النبي صلی الله علیه وسلم و یقول: ’’اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِیْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَاٰخِرَ عَمَلِكَ.‘‘

(جامع الترمذی، باب ماجاء مایقول اذا ودع إنسانا، ابواب الدعوات، ص:۱۸۲، ج:۲، ط: قدیمی)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	عبداللہ خدا بخش
	الجواب صحیح	تخصصِ فقہِ اسلامی
	محمد شفیق عارف	جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن